فَاسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: کیا روافض کی اہل بیت سے محبت معتبر ہے؟

جواب: روافض کا مذہب جھوٹ اور غلو پر مبنی ہے۔ ان کی اہل بیت سے محبت معتبر نہیں۔ ان کا دین اہل بیت کی تعلیمات کے منافی ہے۔ تمام اہل بیت بشمول سیدنا علی رضی اللہ عنہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی منقبت وفضیلت کے قائل تھے، ان سے محبت کرتے تھے، ان کی خلافت کو برحق مانتے تھے۔ جو شخص صحابہ کرام سے بالعموم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے بالخصوص بغض رکھتا ہے، اہل بیت اس سے بری ہیں۔ اس لیے ہر دور کے علما نے روافض کا کذب وزور بیان کیا ہے۔

❁ قاضی اشبیلی مالکی رحمہ اللہ (۵۴۳ھ) فرماتے ہیں:

أَكْثَرُ الْمُلْحَدَةِ عَلَى التَّعَلُّقِ بِأَهْلِ الْبَيْتِ وَتَقْدِمَةِ عَلِيٍّ عَلٰى جَمِيعِ الْخَلْقِ.

''اکثر ملحدین اہل بیت سے تعلق ظاہر کرتے ہیں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو تمام انسانوں پر مقدم کرتے ہیں۔''

(العَواصم من القَواصِم، ص 247)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْقَوْمَ رَافِضَةٌ فِي الظَّاهِرِ مُلْحِدَةٌ فِي الْبَاطِنِ.

”یہ لوگ ظاہر میں رافضی ہیں، مگر باطن میں ملحد ہیں۔“

(تاریخ الإسلام : 486/8)

❁ حسن بن حسن بن حسن بن علی رحمہ اللہ (۱۴۵ھ) نے اس شخص سے فرمایا، جو اہل بیت کے بارے میں غلو کرتا تھا:

وَيْحَكُمْ أَحِبُّونَا لِلّٰهِ فَإِنْ أَطَعْنَا اللّٰهَ فَأَحِبُّونَا وَإِنْ عَصَيْنَا اللّٰهَ فَأَبْغِضُونَا، قَالَ : فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ : إِنَّكُمْ قَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ وَأَهْلُ بَيْتِهٖ، فَقَالَ : وَيْحَكَ لَوْ كَانَ اللّٰهُ مَانِعًا بِقَرَابَةٍ مِّنْ رَسُولِ اللّٰهِ أَحَدًا بِغَيْرِ طَاعَةِ اللّٰهِ لَنَفَعَ بِذٰلِكَ مَنْ هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنَّا أَبًا وَأُمًّا، وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخَافُ أَنْ يُضَاعَفَ لِلْعَاصِي مِنَّا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يُؤْتَى الْمُحْسِنُ مِنَّا أَجْرَهٗ مَرَّتَيْنِ، وَيْلَكُمُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا فِينَا الْحَقَّ فَإِنَّهٗ أَبْلَغُ فِيمَا تُرِيدُونَ وَنَحْنُ نَرْضٰى بِهٖ مِنْكُمْ، ثُمَّ قَالَ : لَقَدْ أَسَاءَ بِنَا آبَاؤُنَا إِنْ كَانَ هٰذَا الَّذِي تَقُولُونَ مِنْ دِينِ اللّٰهِ ثُمَّ لَمْ يُطْلِعُونَا عَلَيْهِ وَلَمْ يُرَغِّبُونَا فِيهِ .

”تمہاری بربادی ہو! ہم اہل بیت سے اللہ کے لیے محبت کرو، اگر ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کریں، تو ہم سے محبت کرو اور اگر ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کریں، تو ہم سے بغض رکھو۔ وہ شخص کہنے لگا: آپ تو رسول اللہ ﷺ کے قریبی اور اہل بیت ہیں! فرمایا: تمہارا برا ہو! اگر رسول اللہ ﷺ کی قرابت کے وجہ سے اللہ تعالیٰ کسی سے اپنی نافرمانی (کی سزا) روک لیتا، تو یہ ان کو فائدہ دیتا، جو ماں

باپ کے لحاظ سے ہم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے قریب ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ ہم اہل بیت میں سے جو گناہ گار ہو، اسے دوہرا عذاب دیا جائے گا اور مجھے اُمید ہے کہ ہم میں سے نیکی کرنے والے کو دہرا اَجر ملے گا۔ تمہاری بربادی ہو! اللہ سے ڈرو اور ہمارے بارے میں حق بات کہو۔ تمہاری طرف سے یہی کافی ہے اور ہم تم سے اسی پر راضی ہیں۔ جس (غلو) کو تم دین کا حصہ قرار دے رہے ہو، اگر ایسا ہی ہے، تو پھر ہمارے آباء واجداد نے ہمارے ساتھ بہت برا کیا، ہمیں اس پر مطلع نہ کیا اور نہ ہمیں اس کی ترغیب دلائی!۔''

(طبقات ابن سعد: 245/5، وسندہٗ حسنٌ)

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

إِنْ قَالَ قَائِلٌ: فَالرَّافِضَةُ يُحِبُّونَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَهَلْ هُمْ مَعَهٗ؟ فَالْجَوَابُ: لَا، لِأَنَّ مَحَبَّةَ الصَّحَابَةِ شَرْعِيَّةٌ، فَيَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ عَلٰى وَجْهٍ يَأْذَنُ الشَّرْعُ فِيهِ، وَمِنْ ضُرُورَاتِهَا اتِّبَاعُ الْمَحْبُوبِ، وَعَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَرْضِي بِالْبَرَاءَةِ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

''اگر کوئی کہے کہ روافض سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت (کا دعویٰ) کرتے ہیں، تو کیا وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں گے؟ تو جواب یہ ہے کہ نہیں، کیونکہ صحابہ کرام کی محبت شرعی تھی، لہٰذا ضروری ہے کہ محبت کا انداز ایسا ہو، جس کی شریعت میں اجازت ہو۔ محبت کے لیے ضروری ہے کہ محبوب کا اتباع کیا جائے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے برأت پر راضی نہیں تھے۔''

(كشف المُشكل من حديث الصّحيحين : 138/1)

۞ امام محمد بن یوسف فریابی رحمہ اللہ (۲۱۲ھ) بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ سُفْيَانَ، وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَنْ يَشتُمُ أَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ: كَافِرٌ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ، قَالَ: نُصَلِّي عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، وَلَا كَرَامَةَ.

''میں نے سنا کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ سے کسی شخص نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو گالی دینے والے کی بابت پوچھا، تو فرمایا: وہ تو کافر ہے، پوچھا: ہم اس کا جنازہ پڑھ سکتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، اس کا کوئی احترام واکرام نہیں۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء للذّهبي : 253/7، وسندهٗ حسنٌ)

۞ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (۲۴۱ھ) فرماتے ہیں:

مَنْ شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعَائِشَةَ مَا أُرَاهُ عَلَى الْإِسْلَامِ.

''جو ابو بکر، عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کو گالی دے، میں اسے مسلمان نہیں سمجھتا۔''

(الصّارم المَسلول لابن تيمية، ص 571)

۞ احمد بن عبد اللہ ابن حطیہ رحمہ اللہ (۵۶۰ھ) فرماتے ہیں:

أَحْمَقُ النَّاسِ فِي مَسْأَلَةِ كَذَا وَكَذَا الرَّوَافِضُ، خَالَفُوا الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ، وَكَفَرُوا بِاللّٰهِ.

''فلاں فلاں مسئلہ میں سب سے بیوقوف روافض ہیں، انہوں نے کتاب وسنت کی مخالفت کی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کیا۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 346/20، تاريخ الإسلام للذّهبي : 166/12، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بَرِئَ اللّٰهُ مِمَّنْ تَبَرَّأَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ .

''اللہ تعالیٰ اس شخص سے بری ہے، جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے برأت کرتا ہے۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء للذّهبي : 260/6)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا القَوْلُ مُتَوَاتِرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الصَّادِقِ، وَأَشْهَدُ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَبَارٌّ فِي قَوْلِهِ، غَيْرُ مُنَافِقٍ لِأَحَدٍ، فَقَبَّحَ اللّٰهُ الرَّافِضَةَ .

''یہ قول جعفر صادق رحمہ اللہ سے متواتر ہے، میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ آپ رحمہ اللہ اپنی بات میں سچے ہیں اور آپ رحمہ اللہ کے دل میں کسی کے لیے بھی نفاق نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ روافض کو برباد کرے۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء : 260/6)

۞ عبد الصمد بن یزید صائغ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

ذُكِرَ عِنْدَ الفُضَيْلِ وَأَنَا أَسْمَعُ، الصَّحَابَةُ، فَقَالَ : اتَّبِعُوا فَقَدْ كُفِيْتُم؛ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم .

''میں سن رہا تھا کہ فضیل بن عیاض رحمہ اللہ (۱۸۷ھ) کے پاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تذکرہ ہوا، فرمایا: آپ ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم (جیسے کبار صحابہ) کا اتباع کر لیں، آپ کو یہ کافی ہو جائیں گے۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء للذّهبي : 448/8، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ علامہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ رَدٌّ مِّنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الشِّيعَةِ فِيمَا

يَتَقَوَّلُونَهُ عَلَيْهِ مِنْ بُغْضِهِ لِلشَّيْخَيْنِ، وَنِسْبَتِهِ إِيَّاهُمَا إِلَى الْجَوْرِ فِي الْإِمَامَةِ، وَأَنَّهُمَا غَصَبَاهُ، وَهٰذَا كُلُّهُ كِذْبٌ وَّافْتِرَاءٌ؛ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْهُ بَرَاءٌ، بَلِ الْمَعْلُومُ مِنْ حَالِهِ مَعَهُمَا تَعْظِيمُهُ وَمَحَبَّتُهُ لَهُمَا، وَاعْتِرَافُهُ بِالْفَضْلِ لَهُمَا عَلَيْهِ وَعَلٰى غَيْرِهٖ، وَحَدِيثُهُ هٰذَا يَنُصُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى، وَقَدْ تَقَدَّمَ ثَنَاءُ عَلِيٍّ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

''یہ حدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شیعہ پر رد ہے، جو وہ شیخین سے بغض کی وجہ سے ان پر بکواس کرتے ہیں، ان پر الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے امامت میں ظلم کیا اور امامت غصب کر لی، نعوذ باللہ! یہ سب کذب اور افترا ہے۔ علی رضی اللہ عنہ اس سے بری ہیں۔ بلکہ وہ تو ان شیخین سے محبت کا تعلق رکھتے تھے، ان کے سب سے افضل ہونے کا اعتراف کرتے تھے، ان کی یہ روایت اس بات پر نص ہے۔ اس سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے تعریف گزر چکی ہے۔''

(المُفْهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 252/6)

❁ **قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:**

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ حُجَّةٌ عَلَى الشِّيعَةِ وَتَكْذِيبُ دَعْوَاهُمْ عَلٰى عَلِيٍّ فِي عُمَرَ، وَسُوءِ اعْتِقَادِهِمْ فِيهِ، وَشَهَادَتِهٖ بِفَضْلِهٖ وَفَضْلِ أَبِي بَكْرٍ، وَبِفَضْلِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لَهُمَا،

وَتَخْصِيصِهِ لَهُمَا، وَفِيهِ صِدْقُ ظَنِّ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَصِحَّةُ حُسْبَانِهِ فِي أَنْ يُدْفَنَ عُمَرُ مَعَ صَاحِبَيْهِ.

''یہ حدیث شیعہ کے خلاف دلیل ہے اوران کے اس دعویٰ کی تکذیب ہے، جو وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق کرتے ہیں اوراس بارے میں برا عقیدہ رکھتے ہیں۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما کی فضیلت کی گواہی دی ہے، نیز گواہی دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی انہیں فضلیت اورخصوصیت دیتے تھے۔اس حدیث میں ذکر ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا وہ گمان، جووہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے دونوں ساتھیوں (جناب محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم اورسیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ دفن ہونے سے متعلق کرتے تھے، سچ ثابت ہوگیا۔''

(إكمال المُعلِم بفوائد مسلم : 394/7)

سوال: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعثت سے قبل نماز پڑھتے تھے؟

جواب: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعثت سے پہلے بھی نماز پڑھتے تھے، چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملت ابراہیمی کے پیروکار تھے،تو جس طریقے سے ملت ابراہیمی میں نماز تھی،اسی طریقے سے نماز ادا کرتے تھے۔ابتدائے نبوت میں بھی نماز پڑھتے تھے اوراس کا حکم دیتے تھے۔

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَبْلَ الْإِسْرَاءِ يُصَلِّي قَطْعًا وَكَذٰلِكَ أَصْحَابُهٗ.

''یہ قطعی بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج سے پہلے نماز پڑھتے تھے،اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی نماز پڑھتے تھے۔''

(فتح الباري : 671/8)

❀ ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے شاہ روم ہرقل کے دربار میں کہا:

يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ .

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیں نماز کا حکم دیتے ہیں۔''

(صحيح البخاري : 7، صحيح مسلم : 1773)

❀ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) ایک حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ الصَّلَاةَ شُرِعَتْ مِنِ ابْتِدَاءِ النُّبُوَّةِ، لٰكِنِ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ لَمْ تُفْرَضْ قَبْلَ الْإِسْرَاءِ بِغَيْرِ خِلَافٍ .

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ نماز ابتدائے نبوت سے ہی مشروع ہے، البتہ پانچ نمازیں معراج سے پہلے فرض نہ تھیں، اس میں کوئی اختلاف نہیں۔''

(فتح الباري لابن رجب : 306/2)

سوال: کیا لقمان رحمہ اللہ نبی تھے؟

جواب: لقمان علیہ السلام نبی نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تھے۔

❀ امام ابواسحاق ثعلبی رحمہ اللہ (۴۲۷ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ عَلٰى أَنَّهٗ كَانَ حَكِيمًا وَّلَمْ يَكُنْ نَبِيًّا .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ لقمان علیہ السلام حکیم (دانا) تھے، نبی نہیں تھے۔''

(تفسير الثّعلبي : 312/7، شرح النّووي : 144/2، طرح التّثريب للعِراقي : 89/8، عمدة القاري للعيني : 18/16)

تنبیہ:

❁ عکرمہ رحمہ اللہ سے منسوب ہے:

كَانَ لُقْمَانُ نَبِيًّا . ''لقمان علیہ السلام نبی تھے۔''

(تفسير الطّبري : 549/18)

سند جھوٹی ہے۔ جابر بن یزید جعفی ''متروک وکذاب'' ہے۔

سوال: کیا تفاسیر کا مطالعہ بغیر وضو کیا جا سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں، کیا جا سکتا ہے۔

❁ علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى جَوَازِ مَسِّ الْمُحْدِثِ لِكُتُبِ التَّفْسِيرِ .

''مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ بے وضو شخص کیلئے کتب تفاسیر کو چھونا جائز ہے۔''

(مَجموع الفتاوى : 542/6)

سوال: کیا شراب کو دوائی کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے؟

جواب: شراب کو دوائی کے طور پر استعمال کرنا جائز نہیں۔ شراب نجس ہے، اسے بیماری قرار دیا گیا ہے۔

❁ سیدنا طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ، فَنَهَاهُ أَوْ كَرِهَ أَنْ يَصْنَعَهَا، فَقَالَ : إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ، وَلَكِنَّهُ دَاءٌ .

''آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کی بابت سوال کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا، یا ایسا کرنا ناپسند فرمایا، عرض کیا: میں تو بہ طور دوائی استعمال کرتا

ہوں! فرمایا: یہ دوائی نہیں، بلکہ بیماری ہے۔''

(صحیح مسلم : 1984)

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهٗ لَا يَجُوزُ شُرْبُ الْخَمْرِ لِأَجْلِ الضَّرُورَةِ كَالْعَطْشِ وَالتَّدَاوِي .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ ضرورت، مثلاً پیاس اور علاج کے وقت بھی شراب پینا جائز نہیں۔''

(کشف المُشکِل : 222/4)

سوال: کیا عام رواۃ حدیث کے طرح کسی صحابی کو بھی اختلاط ہوا؟

جواب: کسی صحابی کا عام رواۃ حدیث کی طرح مختلط ہونا ثابت نہیں، البتہ بعض کو بسا اوقات نسیان ہوا۔

❁ برہان الدین حلبی طرابلسی رحمہ اللہ (۸۴۱ھ) فرماتے ہیں:

لَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِّنَ الصَّحَابَةِ خَرِفَ وَاخْتُلِطَ .

''میرے علم میں ایسا کوئی صحابی نہیں، جو بڑھاپے سے سٹھیا گیا ہو اور اختلاط کا شکار ہو گیا ہو۔''

(الاغتباط، ص 162)

سوال: کیا مسافر پوری نماز پڑھ سکتا ہے؟

جواب: مسافر کے لیے قصر افضل ہے، پوری پڑھنا جائز ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَيُتِمُّ، وَيُفْطِرُ وَيَصُومُ.

''نبی کریم ﷺ سفر میں نماز قصر بھی کر لیتے تھے اور پوری بھی پڑھ لیتے تھے، اسی طرح روزہ چھوڑ بھی دیتے تھے اور رکھ بھی لیتے تھے۔''

(سنن الدّارقطني : 2298، وسندهٗ صحيحٌ)

۞ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

۞ عبدالرحمٰن بن یزید نخعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَقِيلَ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَاسْتَرْجَعَ، ثُمَّ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ.

''ہمیں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعات نماز پڑھائی، اس کی خبر سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دی گئی، تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت پڑھیں، پھر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعت پڑھیں اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی دو رکعت ہی پڑھیں۔ کاش کہ میرے حصے میں چار کی

بجائے وہی دو رکعتیں آئیں، جو (اللہ کے ہاں) مقبول ہوں۔“

(صحيح البخاري : 1084، صحيح مسلم : 695)

❀ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

فِي هٰذَا الْحَدِيثِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهٗ يَجُوزُ لِلْمُسَافِرِ إِتْمَامُ الصَّلَاةِ، وَلَوْلَا ذٰلِكَ مَا أَقَرُّوا عُثْمَانَ عَلَيْهِ.

”یہ حدیث دلیل ہے کہ مسافر کے لیے پوری نماز پڑھنا بھی جائز ہے، اگر ایسا نہ ہوتا، تو لوگ (صحابہ وتابعین) سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو اس عمل پر قائم نہ رہنے دیتے۔“

(كشف المُشكِل من حديث الصّحيحَين : 276/1)

۳۱، مئی، ۲۰۲۰ء